www.KitaboSunnat.com

آصف جاوید، خضر حیات، عبد اللہ طارق...

جامعہ لاہور الاسلامیہ میں ہونیوالے خطابات کا خلاصہ

مجلس فضلاء جامعہ، تقریب تکمیل صحیح بخاری، رد قادیانیت کورس، دورہ نحو وصرف، قراء وعلماء کا استقبالیہ

جامعہ لاہور الاسلامیہ ایک قدیم وعظیم درسگاہ ہے، جس کے فیوض وبرکات چہار دانگ عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ماہنامہ محدث بھی جامعہ کی جہود ومساعی کا ایک باب ہے۔ جامعہ کی ان خدمات کی ایک جھلک اور دو ماہ کی سرگرمیاں ہدیۂ قارئین ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک سلسلے اور اس کے فیوض کو تا ابد الآباد قائم رکھے۔ آمین

(۱) فضلاے جامعہ لاہور الاسلامیہ کا سالانہ اجتماع ۲۰۱۳ء

تحریر: پروفیسر آصف جاوید[۱]

ہفتہ، یکم جون ۲۰۱۳ء کو جامعہ لاہور الاسلامیہ کی مسجد میں ۱۰ بجے صبح فضلاے جامعہ کا اجلاس شروع ہوا، اجلاس کی پہلی نشست کی نقابت واستقبال کے فرائض اُستاذ جامعہ مولانا محمد شفیق مدنی حفظہ اللہ نے انجام دیے۔ اُنہوں نے اپنے بہترین تدریسی وانتظامی تجربات سے اپنے ماضی کے زیر تعلیم طلبہ اور حال کے فاضل جامعہ کو مستفید کیا۔ یاد رہے کہ مولانا موصوف جامعہ ہذا میں ۱۵ برس تک ناظم تعلیمات کے اہم فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔ اساتذہ میں مولانا محمد شفیع طاہر فاضل مدینہ یونیورسٹی نے حاضرین کو اُن کی ذمہ داریوں، رابطے کی ضرورت واہمیت اور افادیت پر سیر حاصل معلومات سے نوازا۔ سابقہ طلبہ وسابقہ اساتذہ کی آمد کا سلسلہ جاری وساری تھا، اس دوران نمازِ ظہر سے پہلے تک چند طلبہ کے نمائندہ خطابات ہوئے، جن میں راقم الحروف، محمد سلیمان اور عبد اللہ خطیب وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ جبکہ سابقہ اساتذہ میں مولانا طاہر محمود، حافظ عبد الستار اور قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہم اللہ تعالیٰ بھی اپنے شاگردوں سے ملاقات کے لئے بطور خاص تشریف لائے تھے۔ اجلاس کی دوسری اور مرکزی نشست نماز ظہر کے بعد تھی، جس کی نظامت ناظم تعلیمات حافظ حسن مدنی حفظہ اللہ نے کی۔

مدیر تعلیم ڈاکٹر حافظ حسن مدنی کا ابتدائی خطاب

جامعہ کے ناظم تعلیمات نے تمہیدی کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج بڑی مسرت کا موقع ہے کہ جامعہ کے چار عشروں پر محیط فاضلین اس مجلس میں اپنے مہربان اساتذہ کے ساتھ موجود ہیں۔ میں آپ سب حضرات کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ ملاقات کی بہترین صورت اساتذہ کرام کے خیالات و افکار سے استفادہ ہے۔ اساتذہ ہی کسی تعلیمی ادارے کی اساس اور محور ہوتے ہیں۔ طلباے علوم دینیہ در حقیقت اُستاد سے کسبِ فیض کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ وہ کسی جگہ، بلڈنگ اور بہتر انتظام وانصرام کی وجہ سے ہی نہیں آتے، بلکہ در حقیقت کسی فاضل شخصیت سے کسبِ فیض کے لئے جمع ہوتے ہیں اور یہ استاد اگر کسی درخت کے نیچے بھی

۱ فاضل جامعہ لاہور اسلامیہ، سیشن ۲۰۰۹ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم وتدریس کا سلسلہ شروع کردے تو اس کے گرد بھی جمع ہو جاتے تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ جامعہ ہذا کا بنیادی امتیاز یہی ہے کہ اس میں ملک کے نامور اور فاضل اساتذہ ماضی سے آج تک اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، کئی اساتذہ کرام پچھلے تین عشروں سے تواتر سے اپنی خدمات انجام دیتے آرہے ہیں۔ اس ادارے کی انتظامیہ کو یہی اعزاز کافی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ اس ادارے کے کئی ایک امتیازات ہیں، اس کی رحمانیہ برانچ میں کلیہ دراساتِ اسلامیہ کی کلاسز ہوتی ہیں جس میں طلبہ کی تعداد ۲۰۰ کے لگ بھگ ہے جبکہ جامعہ کی دوسری برانچ 'البیت العتیق' کے نام سے کام کررہی ہے۔ جس میں شعبہ حفظ کے ساتھ ساتھ شعبہ علوم دینیہ کی پہلی چار کلاسیں ہوتی ہیں۔

اُنہوں نے کہا کہ ہمارے لئے یہ امر بھی باعثِ اعزاز ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں جامعہ ہذا سے درجن سے زائد طلبا کا مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ ہوا ہے اور وہاں ہمارے طلبہ ہر مرحلہ میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کررہے ہیں۔ حتیٰ کہ شعبان ۱۴۳۴ھ میں جاری ہونے والے سالانہ نتائج میں جامعہ کے فاضل عبد المنان نے مدینہ یونیورسٹی کے اہم ترین کلیہ شریعہ میں پہلی پوزیشن حاصل کرکے جامعہ کا نام روشن کردیا ہے۔ اسی مرحلہ پر جامعہ ہذا کے ہی حافظ محمد زبیر مدنی نے پورے شریعہ کالج میں چھٹی پوزیشن حاصل کی ہے جبکہ جامعہ ہذا کے ہی فاضل حافظ احسان الٰہی ظہیر نے عربی خطابت میں یونیورسٹی بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ یہ امر بھی باعث ذکر ہے کہ جامعہ کے چھ طلبہ کو مدینہ یونیورسٹی میں ایم فل کے درجے میں داخلہ کا اعزاز نصیب ہوا ہے۔

اُنہوں نے کہا کہ جس طرح کوئی انسان بھی معصوم نہیں ہوتا، اس طرح کوئی ادارہ بھی خامیوں سے پاک نہیں ہوتا۔ آپ کو دعوت دینے کا مقصد یہ ہے کہ آپ ادارے سے وابستہ رہیں اور اپنے اساتذہ کرام دعوت وتبلیغ میں رہنمائی اور مثبت مشورے لیتے رہیں، انتظامیہ کو بھی اپنے بہترین مشوروں اور دعاؤں سے مستفید کریں تاکہ ہم طلبہ کو زیادہ سے زیادہ بہتر ماحول اور مناسب سہولیات فراہم کرسکیں۔

مختصر سی تمہیدی گفتگو کے بعد جناب مدیر التعلیم حافظ حسن مدنی صاحب نے اساتذہ کرام میں ایک ممتاز شخصیت کو حاضرین سے دعوتِ خطاب دی۔

نائب شیخ الحدیث مولانا رمضان سلفی کا خطاب

شیخ الحدیث صاحب نے اپنی بات کا آغاز قرآنی آیت سے فرمایا: قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے ﴿انما یخشی اللہ من عبادہ العلموء﴾ ارشاد فرمایا اور اس علم کا تعریفی کلمات میں ذکر کیا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہمارا شمار بھی اسی گروہ میں ہوتا ہے، لہٰذا ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم جہاں بھی جائیں علم وعمل کی خوشبو بکھیریں۔ سرکاری اداروں میں ہوں یا نیم سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں، وہاں علم پھیلانے کی جستجو کریں۔ اُنہوں نے کہا کہ ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے ہاتھوں مستقبل میں دین کے محافظ تیار ہورہے ہیں اور علم والا شخص ایسے ہی ہے، جیسے خوشبو بیچنے والا ہے جو خوشبو بکھیرتا ہی رہتا ہے، لہٰذا آپ بھی علم دین پھیلانے میں اپنی صلاحتیں کھپادیں۔

اُنہوں نے کہا کہ ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے طلبا اپنی شکل وصورت سے الاسلام یعلو ولا یعلی کا پیکر نظر آتے ہیں، اللہ ان کے باطن کو بھی اس بہتر ظاہر کے مطابق فرمادے۔ ہمیں کسی کے پیچھے نہیں جانا چاہیے بلکہ دوسروں کو اپنے اور دین اسلام کے پیچھے لگانا چاہیے۔ اُنہوں نے کہا کہ اہل علم دراصل انبیا کے وارث ہوتے ہیں اور انبیائے کرام اپنی وراثت میں درہم ودینار نہیں چھوڑتے بلکہ وہ علم چھوڑتے ہیں لہٰذا نمازیں پڑھانا، خطبے دینا اور قوم کی اصلاح کا کام کرنا انبیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا کام ہے اور یہ بڑا عظیم مشن ہے۔ یہی مشن ہمارے تعلق اور محبت کی بنیاد ہے، اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ کے لئے بغض رکھنا سب سے افضل کام ہے، اتنے سخت موسم میں اپنی مصروفیات سے وقت نکالنا اور سفر کی تکلیف برداشت کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ حضرات کو دین اور اس ادارے، علم او راہل علم کے ساتھ محبت ہے۔ اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنے دین کو دنیوی مقاصد کے لئے استعمال نہ کریں۔ اللہ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے مشن کا حق ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

مولانا رمضان سلفی کے ان زرّیں ارشادات کے بعد جناب مدیر التعلیم نے فضلاے جامعہ کی نمائندگی کے لئے جامعہ ہذا سے ۱۹۹۷ء میں تکمیل علم کرنے والے جناب قاری صہیب احمد میر محمدی کو اپنے خیالات پیش کرنے کی دعوت دی۔

قاری صہیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ

قاری صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ اللہ کا خاص فضل وکرم ہے کہ اس نے ہمیں دین کے فہم وبصیرت سے نوازا ہے اور ہمیں خیرکم من تعلم القرآن وعلّمه کا مصداق بنایا ہے، اس پر ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ رات کو اتنا قیام کیا کرتے تھے کہ آپؐ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتا، آپؐ سے پوچھا جاتا تو آپؐ فرماتے کہ میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ اُنہوں نے دین اور اس مشن کے ساتھ وابستہ رہنے کو ہی عزت قرار دیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ ''جاہلیت میں ہم ذلیل تھے، اللہ نے اسلام دے کر ہمیں معزز بنایا ہے، اگر ہم اس کے علاوہ عزت تلاش کریں گے تو ذلیل ہو جائیں گے۔''

اُنہوں نے کہا کہ اللہ کا راستہ بہت طویل ہے اور ہماری عمریں بہت قلیل ہیں: فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر اور کوئی شخص تنہا اس راہ کو طے نہیں کر سکتا، جب اللہ تعالیٰ کی توفیق خاص ہمارے ساتھ نہ ہو۔ لہٰذا میں اپنے اور آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ ہم اس مشن پر گامزن ہوں اور آخر حیات تک اس پر گامزن رہیں۔ اللہ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اس علمی مشن پر صبر واستقامت کے ساتھ قائم رہنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین

اس مختصر اور نمائندہ خطاب کے بعد ڈاکٹر حافظ حسن مدنی نے تین دہائیوں سے زائد عرصہ سے جامعہ ہذا میں صحیح بخاری کی تدریس فرمانے اور دیگر علوم کا فیض پھیلانے والی شخصیت شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ کو ان الفاظ میں دعوت دی کہ میں جس شخصیت کو دعوت دے رہا ہوں، یہاں ہم سب ان کے شاگرد موجود ہیں، اور ان سے تلمذ کی یہ نسبت ہم سب کے لئے باعثِ فخر ہے۔ یہ وہ مایہ ناز شخصیت ہیں جن کا پاکستان بھر کے علماے کرام میں غیر معمولی احترام ومرتبہ پایا جاتا ہے اور جلیل القدر اہل علم ان کو 'حضرۃ الاستاذ' کے مبارک نام سے پکارتے ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ

حافظ صاحب نے فرمایا کہ میری تربیت میں حضرت عبد اللہ محدث روپڑی اور حافظ عبد الرحمٰن مدنی کے والد حافظ محمد حسین روپڑی کا بہت حصہ ہے۔ میں نے حافظ محمد اسماعیل روپڑی اور حافظ عبد القادر روپڑی سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں اور مدنی صاحب، اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ ۶۰ کی دہائی میں جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں، لاہور میں پڑھتے تھے۔ جامعہ اہل حدیث دالگراں میں کسی افسر نے ہم سے پوچھا کہ کیا یہ تجارتی ادارہ ہے۔ ہم نے کوئی جواب نہ دیا تو ہمارے استاذ حضرت محدث روپڑی نے فرمایا: آپ نے کیوں نہ کہا: هل ادلكم علىٰ تجارة۔ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں یہاں تجارت ہوتی ہے، لیکن دنیا کے بدلے آخرت کی۔ اُنہوں نے کہا کہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی سے منسوب ہونے کو لوگ باعثِ افتخار سمجھتے ہیں اور ہمارے ممدوح اُستاد محدث روپڑی اس ادارہ کے نصاب ساز اور ممتحن رہے ہیں اور ہم نے جامعہ لاہور الاسلامیہ کا نام دارالحدیث رحمانیہ دہلی کے نام پر ہی رحمانیہ رکھا تھا۔ اُنہوں نے بتایا کہ ۱۹۷۰ء کو میرے گاؤں سرہالی کلاں میں میرے رفقا: مولانا عبدالسلام کیلانی ، حافظ مدنی صاحب اور میں نے مشورہ کیا تھا کہ ایک علمی مجلّہ نکالنا چاہیے۔ مدنی صاحب نے کہا کہ دہلی سے جو 'محدث' نکلتا تھا، اس طرز کا ہونا چاہیے اور اُنہوں نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور آج محدث اُردو زبان کے مجلّات میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔

اُنہوں نے کہا کہ مدنی صاحب کے والد محترم محمد حسین روپڑی بڑے پرہیز گار آدمی تھے، وہ مدرسے کا کھانا نہیں کھاتے تھے اور نہ ہی اپنے بچوں کو کھانے دیتے تھے۔ مدنی صاحب چار بھائی تھے اور چاروں ہی سائیکل پر مدرسہ جاتے تھے کہ شام کا سورج گھر میں غروب ہونا چاہیے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں کئی سالوں سے عرب ممالک میں حدیث کی بڑی بڑی مجالس میں حدیث نبوی کو سبقاً سبقاً پڑھا رہا ہوں، گزشتہ برس میں نے مسند احمد کا مدینہ منورہ میں درس دیا جس میں طلبہ علم کے ساتھ نامور اساتذہ اور پروفیسرز بھی شریک تھے، میں نے موقع کو غنیمت جانا اور حدیث کے بعض تاریخی مقامات کا اُن سے پتا چلایا۔ ایک شخص نے بتلایا کہ اُس نے اُمّ حرام کی قبر دیکھی ہے جو قبرص کے ایئرپورٹ کے پاس ہی ہے۔ ایک شخص نے بتایا کہ باب اللد، اسرائیل میں تل ابیب ایئرپورٹ کے پاس ہی ہے۔ یہ وہ مقام ہے جس جگہ عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کو قتل کرنا ہے۔

اُنہوں نے کہا کہ میں نے مدنی صاحب اور اُن کی اہلیہ کے ساتھ، جو پردے کے پیچھے ہوتی تھیں، بیٹھ کر مولانا وحید الزمان کی شرح بخاری پر کئی مہینے لگا کر کتاب الجنائز تک کام کیا تھا، مگر پتا نہیں کہ اس کو شائع کیوں نہیں کیا جاتا؟ اُنہوں نے کہا کہ مدنی صاحب نے اپنے اوپر بے انتہا انتظامی بوجھ لاد رکھے ہیں اور ان کے پاس فرصت نہیں ہے، ورنہ اُنہیں بیٹھ کر یہ کام کرنا چاہیے۔ ان کے والد صاحب نے اُنہیں اصول کی متعدد کتابیں زبانی یاد کرائی تھیں۔ مدنی صاحب کو تصنیف و تالیف کے لئے وقت نکالنے کی اشد ضرورت ہے مگر مدنی صاحب کہتے ہیں کہ جب تک آپ پاس نہ بیٹھیں، میں علمی کام نہیں کر سکتا۔

اُنہوں نے اپنا زمانہ طالب علمی، اپنے اساتذہ کا کردار اور جامعہ کا علمی ماحول بیان کیا اور اپنے ساتھی مولانا عبدالسلام کیلانی کے بارے میں فرمایا کہ میں نے ان جیسا کوئی انسان نہیں دیکھا۔ مولانا کیلانی بڑے ذہین، نکتہ رس تھے۔ ایک بار مجھ سے مدینہ منورہ میں کسی شخص نے ہمارے استاذ محدث روپڑی کی لیاقت و قابلیت کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے کہا کہ مولانا عبدالسلام کیلانی نے ان سے علوم نبوت کو حاصل کیا اور ان کی عالمانہ وجاہت، اپنے جلیل القدر استاذ کی دینی بصیرت و فراست پر شاہد ہے۔ اُنہوں نے اپنے دیگر اساتذہ کا بھی ذکرِ خیر کیا۔

شیخ الجامعہ حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ

مدنی صاحب نے فرمایا کہ میرے بزرگ ساتھی، حافظ ثناء اللہ مدنی نے زندگی میں علم پڑھا ہے یا پڑھایا ہے یا اپنے اساتذہ کی خدمت کی ہے۔ مگر میں نے اداروں کی خدمت کی ہے لہٰذا کوشش کے باوجود بھی میرا علم اتنا تازہ نہیں، جتنا تازہ علم میرے ساتھی کا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ اہل حدیث کا دعویٰ ہے کہ ہم کتاب و سنت کے حامل ہیں مگر بریلوی، دیوبندی اور شیعہ سب کا دعویٰ بھی یہ ہے کہ وہ کتاب و سنت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حامل ہیں لہٰذا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا سب ایک ہی مسلک ہے؟ یا ان میں کچھ فرق بھی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ان کے درمیان اجتہاد اور اتباع کے طریقہ کار کا فرق ہے۔ تابعین کے زمانہ میں حضرت سعید بن مسیّب اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہم کے رجحان سے اہل حدیث اور اہل رائے کے دو گروہ پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے درمیان حدیث و فقہ کی بنیاد پر تقسیم کا مسئلہ نہیں تھا، یہی وجہ ہے کہ امام مالک اور امام بخاری علیہما الرحمۃ کو نامور فقیہ ہونے کے باوجود اہل حدیث میں شامل کیا جاتا ہے اور ابراہیم نخعی کو محدث ہونے کے باوصف اہل رائے میں شمار کیا جاتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ما اَنزل اللہ کا اتباع کرنا اور شریعت پر عمل کرنا ضروری ہے اور فقہ کو ما انزل اللہ نہیں کہا جاسکتا حتیٰ کہ ہم اجتہادِ صحیح کو بھی ما انزل اللہ سے تعبیر نہیں کر سکتے۔ اُنہوں نے کہا کہ افسوس ہمارے پڑھے لکھے حضرات بھی اس فرق سے واقف نہیں لہٰذا وہ کہتے ہیں کہ اگر ملک میں فقہ نافذ نہ کریں گے تو انارکی پھیل جائے گی۔ اُنہوں نے کہا کہ کیا فقہ کی بجائے ما انزل اللہ کو نافذ کرنے سے سعودی عرب میں انارکی پھیل گئی ہے اور اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں کہاں انارکی ہے؟ حالانکہ ہر جگہ شریعت کا نفاذ تھا، کسی خاص فقہ کا نہیں۔ اُنہوں نے کہا طالبان نے امارتِ اسلامیہ افغانستان کے دستور میں حنفیت کو شریعت قرار دیا ہے جبکہ ایران نے جعفریت کو شریعت مانا ہے، ایسے ہی ہمارے ملک میں کسی جدید فقہ کو شریعت کا درجہ دینے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ وہ جدید فقہ کسی طور بھی امام شافعی یا مالک، امام احمد یا ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہم کی فقہ سے بہتر نہیں ہو سکتی۔ اُنہوں نے کہا کہ سعودی عرب میں خیر ہے کیونکہ وہاں کتاب و سنت نافذ ہے۔ شاہ عبدالعزیز کو مصری علما نے کہا تھا کہ ہم آپ کو فقہی قانون تیار کر دیتے ہیں، مگر اُنہوں نے جواب دیا کہ مجھے کتاب و سنت کی موجودگی میں ضرورت نہیں ہے۔

اُنہوں نے کہا کہ اجتہاد کا تعلق جج صاحبان کے ساتھ ہے، اُنہیں شریعت کا ماہر ہونا چاہیے تاکہ وہ کتاب و سنت کے مطابق فیصلے کر سکیں۔ کتاب و سنت کے ماہر جج و قاضی حضرات کو ایسے لوگوں کے بنائے ہوئے قوانین کا پابند نہیں ہونا چاہئے جو شریعت کی مبادیات سے بھی ناواقف ہیں لیکن رکن اسمبلی ہونے کی بنا پر قانون سازی کرتے ہیں۔

اُنہوں نے کہا کہ ہم اپنی جامعہ میں اسلامی شریعت اور اسلامی معیشت کے مضامین میں ایم فل، پی ایچ ڈی کروائیں گے اور عہدِ حاضر کے سودی و عدالتی نظام کو موضوعِ بحث بنائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی بینکاری کا تصور سُودی بینک کاری سے بھی بدتر ہے کیونکہ عام بینکاری کو عوام نے اسلام سمجھ کر نہیں بلکہ کفر سمجھ کر اپنایا تھا مگر اسلامک بینکنگ کو اسلام سمجھ رکھا ہے۔

اُنہوں نے کہا کہ علم دراصل امتیاز اور نکھار کا نام ہے۔ آپ صاحب علم نہیں اگر موجودہ فتنوں کو نہیں پہچانتے۔ اُنہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ کے مطابق جو شخص فتنوں کو نہیں جانتا، وہ اسلام کو ایک ایک ٹکڑا بنا کر توڑ دے گا۔ اُنہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے پورے معاشرے میں جاکر دین کا کام کیا ہے۔ ہمیں بھی مساجد و مدارس میں تعلیم و تربیت حاصل کر کے معاشرے میں جاری فتنوں کا سامنا اور مقابلہ کرنا ہو گا۔ یہی میں اپنے ابناء الجامعہ کو پیغام دینا چاہتا ہوں۔

نمازِ عصر سے نصف گھنٹہ قبل یہ اجلاس دعاے خیر پر اختتام پذیر ہوا اور طلبہ و اساتذہ کو پر تکلف ظہرانہ پیش کیا گیا۔ پھر اسی روز بعد نمازِ عصر جامعہ لاہور اسلامیہ (البیت العتیق) میں ہونے والی 'کتاب و سنت کانفرنس' میں فضلاے جامعہ کو بسوں کے ذریعے پہنچایا گیا۔ البیت العتیق میں نمازِ عصر سے اگلے دن نماز فجر تک جاری رہنے والی اس کتاب و سنت کانفرنس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ